عاشورکے سورج کُچھ تو بتا کیا گذري تھي کیا دیکھا تھا

عاشورکے سورج کُچھ تو بتا کیا گذري تھي کیا دیکھا تھا

اِسلام نے اُڑے وقت میں جب شبّیر کا دامن تھاما تھا
اُس وقت اکیلے تھے سرور یا ساتھ میں سارا کُنبہ تھا
جِس سجدے میں تن سے سر اُترا وہ سجدہ کیسا سجدہ تھا

جب وادیئے غربت میں آکر احمد کا گھرانا لُٹتا تھا
اُس وقت بھي رونا بدعت تھا جب بند ھر ایك پر دریا تھا
کیا دُنیا ماتم کرتي تھي یا چارو طرف سنّاٹا تھا

پھل برچھي کا جب کے ٹوٹا تھا ھم شکلِ نبي کے سینے میں
اُس وقت نبي کي روح بھي کیا بیتاب ھوئي تھي مدینے میں
کیا دل کو سمبھالے تھے سرور کیا گھاؤ بُہت ھي گِہرا تھا

جب لاشہءِ دولھا خیمے میں شبّیر اوٹھا کر لائے تھے
سر کا تھا دُلھن کا گھنگھٹ بھي یا آنکھ میں آنسو آئے تھے
کیا پھول تھے سب کُملائے ھوئے یا تازہ تازہ سِہرا تھا

جب شمر نے خنجر پھیرا تھا شبّیر کے لب کیا ھِلتے تھے
کیا دیدئے سرور میں اُس دم انوارِ محمد مِلتے تھے
کیا خون زمیں نے اُگلا تھا کیا رنگ فَلَك نے بدلا تھا

کتني تھي ستم کي شمشیریں جو قلب و جگر سے گذري تھي
جب عون و محمد کي لاشے زینب کي نظر سے گذري تھي
کیا سر کو جھکائے بیٹھي تھي یا ضبط سے تن میں رعشا تھا

عبّاس کے جِس دم ھاتھ کٹے تو کیونکر مشك سنبھالي تھي
برباد ھوا تھا جب پاني خیمے پہ نظر جب ڈالي تھي
کیا بھر کے چلّو پھیکا تھا جب بس میں سارا دریا تھا

ظالم نے لگایا جب ناوك بچّے کو ھنسي کیا آئي تھي
مَعصُوم نے قاتل کو اپني کیا خشك زُبان دیکھلائي تھي
سرور نے جو پاني مانگا تھا تو کِتنا پاني مانگا تھا

اِک باپ سے بچھڑی بچّی کے جب بُندے چھینے جاتے تھے
اُس وقت شہیدوں کے لاشے میدان میں کیا تھرّاتے تھے
کیا شمرلعیں کے ھاتھوں سے بے بس نے طماچا کھایا تھا
جب آلِ محمد کے خیمے شُعلوں میں ستم کے جلتے تھے
کیا پیاس دھوؤں کو روکے تھی یا بچّے آنکھیں مَلتے تھے
بیمار کو جب ھوش آیا تھا کیا آنسوں کوئی ٹپکایا تھا
اربابِ حرم قیدی بنکر جب شام کی جانب چلتے تھے
کیا اپنی تباھی پر اُس دم اِن للہ پڑھتے تھے
قرآن سُنایا جب سر نے تو کِتنا اونچا نیزہ تھا

❋❋❋❋❋